صلی اللہ علیہ وسلم — مولای صل وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضرت حذیفہؓ اَور حضرت اِبن مسعودؓ کی فضیلت، حضرت عثمانؓ اَور حضرت علیؓ فتنوں میں گھرے رہے مگر وہ حق پر تھے، حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی غربت حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے یزید کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 44 سائیڈ B 1985 - 03 - 01)

وعن حذیفةؓ قال قالوا یا رسول اللّٰہ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخلفتُ علیکم فَعَصَیتُمُوْہُ عُذِّ بْتُمْ ولکن ما حدَّثکم حذیفةُ فَصَدِّقُوْہ وما اَقْرَأ کُمْ عبداللّٰہ فَاقْرَؤُہ رواہ الترمذی . (مشکوۃ شریف ص ۵۷۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ خلیفہ مقرر فرمادیتے اپنے بعد تو اچھا ہوتا تو ارشاد فرمایا کہ اگر میں تم پر کوئی خلیفہ مقرر کردوں اور تم اُس کی نافرمانی کرو تو تم عذاب دیے جاؤ گے لیکن جو حذیفہ تم کو بتلائیں تو اُن کی تصدیق کرنا صحیح سمجھنا اور جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تم کو پڑھائیں وہ پڑھنا۔ ان دو حضرات کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ نے بتلایا ہے۔ اب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جو تھے وہ ''صاحبِ سِرِّ رسول اللّٰہ'' شمار ہوتے تھے یعنی رسولِ کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم نے بہت سی باتیں ان سے کر رکھی تھیں جو دوسروں کو معلوم نہیں تھیں، تو یہ ''صاحبِ سِرّ'' کہلاتے تھے راز دار یا راز داں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے ایک دفعہ پوچھا باقی ویسے پوچھتے

ہوں گے کہ کیا چیزیں پیدا ہونے والی ہیں، آگے کو پیش آنے والی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے بتلائی ہیں فتنے کی قسم کی آزمائش کی قسم کی۔

حضرت عمرؓ.....فتنوں کے آگے دیوار :

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ جواب دیا تھا کہ کوئی بات نہیں ہے یعنی جب تک آپ ہیں کوئی فتنہ ہوگا نہیں پیدا۔
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں دوسرے صحابہ کرام جانتے تھے اور یہ خود بھی بتلاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں یہ سوال کرتا رہتا تھا کہ کیا چیزیں پیش آنے والی ہیں ایسی کہ جن میں فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو اور کون کون ایسے لوگ یا فرقے پیدا ہونے والے ہیں کہ جو سبب ہوں گے فتنوں کا، تو رسول اللہ ﷺ اِن کو بتلا دیا کرتے تھے۔

حضرت حذیفہؓ کی تصدیق کرنے کا حکم :

تو اس لیے آپ ﷺ نے یہاں بھی فرمایا ہے کہ جو حذیفہؓ تم سے کہیں اُن کی تصدیق کرنا۔

اپنا خلیفہ نامزد نہ کرنے کی وجہ :

اور میں خلیفہ نامزد اس لیے نہیں کرتا کہ اگر میں نے خلیفہ نامزد کر دیا اور تم نے اُس کی اطاعت نہ کی تو عذاب نازل ہوگا ہاں بس اللہ تعالیٰ کی طرف سے خود ہی ایسا انتظام ہو جائے گا کہ یہ حکومت چلتی رہے اور برابر اسلام کو ترقی ہوتی رہے، اس طرح سے ہوا بھی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بھی فضیلت ہے اس میں کہ آپ نے فرمایا کہ جو وہ پڑھائیں وہ پڑھو یعنی قرآن پاک کے بارے میں اُن پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔

حضرت محمد ابن مَسلمہؓ کی فضیلت :

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **ما احد من الناس تدرکہ الفتنة الا انا اخافها علیه** کوئی آدمی ایسا جو فتنہ میں مبتلا ہو جائے یعنی ایسی چیز کہ جس کے اندر صحیح سمجھ میں نہ آتا ہو انسان کو کہ راستہ کدھر ہے اور صحیح چیز کیا ہے؟ اس کو فتنہ کہا جاتا ہے تو یہ فرماتے ہیں میں لوگوں میں دیکھتا ہوں کوئی آدمی بھی اگر کسی فتنے میں مبتلا ہوتا ہے تو میں اس کے بارے میں سمجھتا ہوں اور اندیشہ رکھتا ہوں کہ یہ فتنے میں مبتلا ہوگا سوائے حضرت محمد ابن مَسلمہ رضی اللہ عنہ کے، یہ ایک صحابی ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں مجھے یہ اطمینان ہے اور علم ہے کہ یہ کسی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ کیوں؟ اس واسطے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ نے فرمایا محمد ابن مَسلمہؓ سے کہ **لَا تَضُرُّكَ الْفِتنةُ** تمہیں کوئی فتنہ

نقصان نہیں پہنچائے گا۔کوئی بھی چیز ایسی پیش آجائے پیچیدگیوں والے مسائل پیش آجائیں تو تم اس میں غلطی میں پڑ جاؤ ایسا نہیں ہوگا تم بچے رہو گے۔تو محمد ابن مَسلمہؓ کے بارے میں میں جانتا ہوں کہ وہ فتنوں میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ ورنہ فتنوں میں بڑے بڑے لوگ مبتلا ہوئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فتنے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فتنے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یعنی آزمائش میں پڑ گئے یہ مطلب نہیں کہ وہ غلطی پر تھے بلکہ ایسا دور آ گیا کہ اُن کے بارے میں رائے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی تھی پوری طرح، حالانکہ وہ صحیح راستہ پر ہی تھے وہ حق پر تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ تمہیں شہادت ملے گی لیکن ایک آزمائش سے گزر کر تو آزمائش اور فتنہ کے چند سال درمیان میں گزرے پھر محاصرہ رہا پھر شہادت ہوئی ان کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں چراغ جلا ہوا ہے، اُس دور میں صحابہ کرام کی تو اتنی گنجائش ہوتی نہیں تھی کہ وہ چراغ جلائیں اُن کا حال تو عجیب تھا کہ ایسے لوگ تھے صحابہ کرام میں کہ جنہیں ایک ہی کپڑا میسر آتا تھا وہی اوڑھنا وہی باندھنا بس اور ایسے بھی کرتے تھے کہ لمبی چادر ہوتی تو اس کو اس طرح باندھ لیتے تھے کہ پیچھے گدی پر دونوں گرہیں آجائیں ایسے اور ایسے، اب وہ نچلے حصہ کا بھی پردہ ہوگیا اُوپر کے حصہ کا بھی پردہ ہوگیا۔

ایک خاتون کی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نکاح کی پیش کش :

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئیں اور انھوں نے کہا کہ میں جناب کو اپنے آپ کو ہدیۃً پیش کرنا چاہتی ہوں یعنی نکاح کے لیے۔رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے تو نہیں انہیں پسند فرمایا منظور نہیں فرمایا، یہی فرمایا کہ مجھے ضرورت نہیں ہے شادی کی مزید۔تو وہ بیٹھی رہیں، ایک اور صحابی تھے انھوں نے کہا کہ جناب کو ضرورت نہیں تو میرے سے کر دیجئے اِن کی شادی۔

صحابہ کرامؓ کی غربت :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس مہر وغیرہ کے لیے کوئی چیز ہو تو وہ لے آؤ۔انھوں نے کہا میرے پاس تو کوئی چیز نہیں، کہا لاؤ۔ چکر کاٹ کر آگئے نہ اپنے پاس تھی نہ دوستوں کے پاس تھی پھر اسی طرح سے فرمایا کہ جاؤ چاہے لوہے کی انگوٹھی لے آؤ۔اب لوہے کی انگوٹھی چھلّہ کوئی چیز ہی نہیں تھی وہ گھوم کر آگئے اور انھوں نے کہا میرے پاس تو ملا ہی نہیں۔بس یہی میرے پاس ازار (کا کپڑا) ہے اُوپر کی چادر بھی نہیں ہے تو یہ ہوسکتا ہے آدھا ازار میں دے دوں اس کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ استعمال کرے گی تو تم کیا کرو گے اور تم استعمال کرو گے تو پھر اُسے کیسے دو گے۔ بیٹھے

رہے خاموش پھر جانے لگے جب کافی دیر ہوگئی، وقت گزرا ہوگا۔ جب جاتے ہوئے دیکھا تو بلایا آپ نے، بلا کر پوچھا تمہیں قرآن پاک یاد ہے وہ اس میں ہوشیار تھے، کمائی میں ہوشیار نہیں تھے جتنا دین سیکھنے میں ہوشیار تھے۔ انھوں نے کہا جی مجھے یہ بھی یاد ہے وہ بھی یاد ہے۔ کہا کہ یاد ہے بالکل یعنی زبانی، تو انھوں نے کہا بالکل زبانی یاد ہے گویا تقرأ بالغیب تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اُن سے اِن کی شادی کردی بِمَامَعَكَ مِنَ الْقُرْآن یعنی جو قرآن تم جانتے ہو اس کی وجہ سے یعنی ایک علمیت کی وجہ سے شادی کردی آپ نے اس عورت کی ان صحابی کے ساتھ۔ تو مہر اس وقت دینے کے واسطے کچھ بھی نہیں تھا۔

بعد میں فراخی آگئی :

بعد میں تو پھر کوئی حد نہیں رہی جتنا آیا ہے وہ تو قیاس نہیں ہوتا تھا کہ اِتنا آسکے گا خیال میں بھی نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بتلا ضرور دیا تھا لیکن وہ تصور سے باہر تھا کہ دونوں سُپر پاور ختم ہوجائیں اور ان کی جگہ مسلمان آجائیں۔ جبکہ فی الحال مسلمان ایسی حالت میں ہیں کہ ان کو ایک کپڑا میسر ہو صرف وہی نیچے بھی وہی اُوپر بھی وہی اِزار وہی کساء اور رِداء چادر بھی وہی اور وہی نیچے باندھنے کی لنگی بھی، دونوں کا کام ایک ہی کپڑے سے لیتا ہو کوئی اور اس سے کہا جائے کہ تجھے ایسی حکومت ملے گی کہ ساری دنیا پر تو چھا جائے گا تو وہ تو ایمان ہی ایسی چیز ہے کہ جس کی وجہ سے یقین آجائے ورنہ حالات تو ایسے نہیں تھے۔ اُس وقت صحابہ کرامؓ کے پاس اتنا ہو کہ وہ چراغ بھی جلائیں تو یہ تو ذرا مشکل ہی تھا اور رات کو چراغ کا دستور بھی نہیں تھا بس عشاء تک جاگتے رہیں اور عشاء کے بعد سو جائیں یہی حکم تھا۔ عشاء آپ ذرا دیر سے پڑھتے تھے۔ تو آپ نے دیکھا کہ چراغ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں جلا ہوا ہے اُس کی روشنی محسوس ہو رہی ہے دریافت فرمایا کہ عائشہؓ یہ چراغ جو جل رہا ہے اس کا مطلب تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ شاید اسماء رضی اللہ عنہا کے ہاں وِلادت ہوگئی ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑی بہن ہیں سوتیلی، ان کے ہاں شاید ولادت ہوئی ہے تو معلومات کیں تو پتہ چلا کہ واقعی ولادت ہوئی ہے بچہ ہوا ہے۔

اس بچے کی فضیلت :

تو آپ نے فرمایا ولا تُسَمُّوه حتی اُسَمِّی نام خود نہ رکھنا میں تجویز کروں گا، تو آپ نے ان کا نام عبداللہ خود تجویز فرمایا اور حَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ بِيَدِه رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک میں ایک کھجور تھی وہ کھجور آپ نے چبا کر اِن کے تالو میں لگائی تو سب سے پہلے ان کے پیٹ میں جو چیز داخل ہوئی وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا لعابِ دہن مبارک تھا اور آپ نے ہی ان کا نام بھی رکھا۔

انہوں نے یزید کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی :

انھوں نے یزید کے ہاتھ پر بیعت کی ہی نہیں اور بجائے اس کے کہ بیعت کریں مکہ مکرمہ چلے گئے اور وہاں پناہ پکڑے رہے اور مکہ مکرمہ میں رہتے رہے حتی کہ یزید کا انتقال ہوا۔

یزید کی موت کے بعد اِن کی حکومت ساری دنیا پر قائم ہوگئی تھی :

جب یزید کی موت ہوئی تو پھر اس کے بعد ان کی حکومت قائم ہوگئی اور وہ ساری دنیا پر چھا گئے حتی کہ شام وغیرہ میں بھی بنواُمیہ کی حکومت ختم ہوگئی جوان کا دارالخلافہ تھا بس یہ رہ گئے، پھر فلسطین کے علاقہ میں ایک جگہ سے جتنے بنواُمیہ تھے وہ جمع کردیئے گئے وہاں سے پھر اُبھرنے شروع ہوئے ہیں۔مروان اور پھر مروان کا بیٹا عبدالملک بن مروان اور عبدالملک کا جنرل حجاج ابن یوسف۔ان لوگوں نے پھر دوبارہ از سرِ نو حکومت اپنی قائم کی ہے ورنہ روئے زمین سے بنواُمیہ کی حکومت ختم ہوگئی تھی اور عبداللہ ابن زبیرؓ کی حکومت اس دور میں گیارہ سال رہی ہے تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بھی بہت فضائل ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔آمین۔اختتامی دعاء..................